جناب محمد نصر اللہ خان صاحب خازن

علامہ سید جمال الدین افغانیؒ
تحریک آزادی اور اتحاد عالم اسلامی

(۵ مارچ سنہ ۸۰ء کو پاکستان نیشنل سنٹر گجرات میں پڑھا گیا)

"تاریخ شاہد ہے کہ سرزمین افغانستان انتہائی مردم خیز خطہ ہے۔ یہاں بڑے بڑے عالم و فاضل۔ شاعر و ادیب۔ فاتح اور جرنیل پیدا ہوئے۔ حکیم سنائی۔ بوعلی سینا۔ ابو ریحان البیرونی، شیخ علی ہجویری (ثم لاہوری) محمود غزنوی ——— شہاب الدین غوری اور شاہ ابدالی اسی سرزمین کے فرزند ہیں حتٰی کہ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ بھی افغانی النسل ہیں دنیا ان پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ صدیاں گزر گئی ہیں۔ انقلابات زمانہ نے ماحول اور قدریں بدل کر رکھ دی ہیں۔ لیکن ان روشن ستاروں کی تابانیوں میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔ دنیا ان کی عظمت کی اب بھی قائل ہے۔

افغانستان کے انہی روشن ستاروں اور قابل فخر ہستیوں میں علامہ سید جمال الدین افغانی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

ولادت اور خاندان | سید جمال الدین بن سید صفدر کنری ۱۲۵۴ھ (۱۸۳۸ء) میں افغانستان کے مشرقی صوبہ کنر کے قصبہ اسد آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت سید عبد الجبار ستھانوی والیٔ ریاست امب سے جا کر ملتا ہے۔ یہ سید عبد الجبار ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک کے روح رواں اور حضرت سید احمد شہید بریلویؒ کے رفیق کار تھے۔

تعلیم | مولانا سید جمال الدین افغانیؒ کے والد کا انتقال ۱۲۷۴ھ (۱۸۵۷ء) میں ہوا۔ آپ نے اپنی دینی تعلیم برصغیر پاک و ہند میں مکمل کی۔ یہیں آپ نے انگریزی زبان بھی سیکھی۔ اور اس کے توسط سے آپ نے جدید علوم سے آشنائی حاصل کی۔ برصغیر پاک و ہند کی پہلی اسلامی تحریک کے علمبرداران حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی شہادت ۱۲۴۶ھ میں ہوئی تھی۔ اور علامہ افغانی کی ولادت اس کے چھ سال بعد ۱۲۵۴ھ میں ہوئی۔ اور آپ کے والد ماجد کا انتقال ۱۲۷۴ھ (۱۸۵۷ء) میں ہوا۔ اس طرح اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔ آپ کے زمانہ تعلیم میں سید احمد شہید کی تحریک جہاد کی صدائے باز گشت بھی موجود تھی۔ اور اس کے بعد ۱۲۷۴ھ -

(۱۸۵۷ء) کی تحریک آزادی ہند کی ناکامی کے اثرات بھی آپ کے سامنے تھے ان حالات وحوادث سے آپ کا متاثر ہونا ایک فطری امر تھا۔ چنانچہ آپ برصغیر پاک وہند سے ایک انقلابی ذہن لے کر نکلے تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کیا۔ اور واپسی پر افغانستان تشریف لے گئے۔ افغانستان میں شاہ افغانستان امیر دوست محمد خان کے دربار میں کسی عہدہ پر مامور ہوئے۔ امور مملکت میں براہ راست دخیل ہونے کے بعد آپ کو اپنی انقلابی زندگی کے آغاز کا موقعہ ملا۔

قبل اس کے کہ آپ کے سامنے آپ کی انقلابی زندگی کی تصویر رکھی جائے۔ مختصراً اس وقت کے عالم اسلام کا خاکہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ آپ یہ اندازہ کرسکیں کہ علامہ سید جمال الدین افغانی نے کن حالات میں کیا کام کیا؟

عالم اسلام کی سیاسی حالت

۱۔ برصغیر پاک وہند: ۱۲۴۶ھ (۱۸۳۱ء) میں حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ نے احیاء اسلام کی عظیم جدوجہد میں بالاکوٹ کے مقام پر جام شہادت نوش کیا۔ اس ناکامی کے بعد تحریک جہاد نے تحریک آزادی وطن کی شکل اختیار کی۔ اور ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد برصغیر پاک وہند پر مکمل طور پر برطانوی راج قائم ہوگیا۔

۲۔ ترک: ترک کی عثمانی خلافت انگریزوں اور فرانسیسیوں کی ریشہ دوانیوں کے نتیجہ میں مسلسل رو بہ انحطاط تھی۔ اور یورپ کا "مرد بیمار" بنی ہوئی تھی۔ اور انگریزوں ہی کی سازش سے پورا جزیرہ نمائے عرب دو حصوں میں بٹ چکا تھا۔ نجد وحجاز (موجودہ سعودی عرب) میں شریف حسین اور اردن میں امیر عبداللہ عثمانی خلافت کی ماتحتی میں خود مختار ہو چکے تھے۔

۳۔ عراق: اردن کے ساتھ عراق پر بھی خلافت کی گرفت ڈھیلی پڑ چکی تھی۔

۴۔ نجد وحجاز: میں شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی تحریک احیائے دین کے نتیجہ میں ۱۲۰۲ھ یعنی اٹھارہویں صدی عیسوی کے آخر میں آل سعود کی حکومت قائم ہوئی۔ اور سعودی عرب پوری طرح خلافت عثمانی سے آزاد ہوگیا۔ اور تقریباً ایک صدی تک خانہ جنگی کا شکار بنا رہا۔

۵۔ مصر: ۱۸۰۵ء میں مصر میں خلافت عثمانی کی طرف سے محمد علی خدیو بطور گورنر مقرر ہوا جس نے ۱۸۴۰ء میں خود مختاری کا اعلان کردیا۔ ۱۸۷۰ء میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی سازش سے اس کا لڑکا خدیو توفیق مصر کا حکمران بنا جس کی حیثیت انگریزوں کے آلہ کار کی تھی۔

بہ الفاظ دیگر پورا عالم اسلام خانہ جنگی اور انتشار وافتراق کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ ہوس اقتدار کے نشہ میں

مسلمان ہی مسلمانوں کا گلا کاٹ رہے تھے ۔ اور غیر ملکی استعمار سب جگہ اپنے پاؤں جماتا چلا جا رہا تھا۔

سید افغانی کی انقلابی زندگی | یہ تھے وہ حالات جن میں سید جمال الدین افغانی ۲۰ سال کی عمر میں شاہ افغانستان امیر دوست محمد خان کے دربار میں شامل ہوئے ۔

کابل میں | دوست محمد خان کی وفات کے بعد اس کا بیٹا محمد اعظم خان حکمران بنا۔ اور جمال الدین افغانی اس کے وزیر مقرر ہوئے ۔ لیکن جلد ہی خانہ جنگی رونما ہوئی۔ اور افغانستان پر امیر شیر علی خاں نے قبضہ کر لیا ۔ وہ علامہ جمال الدین افغانی کی ہر دلعزیزی اور غیر معمولی صلاحیتوں سے خائف تھا ۔ اس لئے انہیں اپنی راہ کا کانٹا سمجھ کر راستہ سے ہٹانے پر تلا ہوا تھا ۔ آپ نے امیر افغانستان کے یہ تیور بھانپ لئے اور سرکاری منصب سے از خود علیحدگی اختیار کر لی سید افغانی نے اپنے انقلابی نظریات کی وسیع نشر و اشاعت کے لئے ایک جریدہ "شمس النہار" نکالنا شروع کیا جس میں عوام کو اسلامی حکومت کے قیام اور اتحاد عالم اسلامی کی دعوت دینی شروع کی ۔ لیکن آپ کے پیغام کی مقبولیت اور عوام میں آپ کی بڑھتی ہوئی پذیرائی سے حکومت کے عتاب کا اندیشہ بھی بڑھ گیا ۔ بالآخر افغانستان میں حالات کو ناسازگار پا کر آپ نے افغانستان کو خیر باد کہا ۔ اور ۱۸۶۹ء میں کلکتہ سے ہوتے ہوئے قاہرہ (مصر) پہنچے ۔

مصر میں | اب آپ نے اپنی دعوت اتحاد عالم اسلامی اور بیداری مسلمانان عالم کا مرکز مصر کو بنایا ۔ مختلف علمی مجلسوں میں دانشور طبقہ کو خطاب کیا ۔ ملک کے معروف علمی ادبی رسائل و جرائد میں مضامین لکھے ۔ تھوڑے ہی عرصے میں مصر میں آپ کی تحریر و تقریر کی دھاک بیٹھ گئی ۔ اور آپ کے خیالات و نظریات کو عوام میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی ۔ جس سے متاثر ہو کر عثمانی خلیفہ نے آپ کو قسطنطنیہ آنے کی دعوت دی ۔

ترکی میں | ۱۸۷۰ء میں آپ قسطنطنیہ چلے گئے ۔ لیکن جلد ہی آپ کی علمی فضیلت اور غیر معمولی مقبولیت کی وجہ سے خلافت عثمانیہ کا "شیخ الاسلام" آپ کا مخالف بن گیا ۔ ترکی پریس میں آپ کے خلاف اتنی شدید مہم چلائی گئی کہ مجبوراً آپ کو دوبارہ مصر جانا پڑا ۔

مصر میں دوبارہ | ۱۸۷۱ء میں آپ دوبارہ مصر پہنچے ۔ مصر میں عوامی ۔ علمی اور سرکاری حلقوں نے آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا ۔ حکومت کی طرف سے آپ کو جامعہ ازہر میں عربی زبان و ادب ، فقہ ، تصوف اور فلسفہ کا پروفیسر مقرر کیا گیا ۔ کسی غیر عرب عالم کا جامعہ ازہر جیسے علوم و فنون کے مرکز میں عربی زبان و ادب اور فقہ و فلسفہ کا پروفیسر کی حیثیت سے تقرر اس کے لئے بہت بڑا اعزاز اور اس کے علم و فضل کا واضح اعتراف تھا ۔ اس مرتبہ مصر میں آپ کا قیام آٹھ سال تک رہا ۔ تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے باوقار اور آزاد صحافت کی بنیاد رکھی اور اس میدان میں بھی اہل زبان سبقت لے گئے ۔ کچھ عرصہ بعد آپ آپ کی انقلابی تحریک اور انقلابی نظریات سے خدیو مصر اور جاہ پرست مصری علما کو خطرہ لاحق ہوا ۔ چنانچہ

برطانوی استبداد کی خواہش پر انہیں مصر سے نکال دیا گیا۔ لیکن آپ کے نظریات اور آپ کی تحریک کی روشنی میں مصر میں اعرابی پاشا اور مفتی محمد عبدہ نے جہاد جاری رکھا حتیٰ کہ برطانوی فوج حرکت میں آئی۔ اور دونوں کو جلا وطن کر دیا گیا۔

ہندوستان۔ لندن اور پیرس میں | مصر سے نکل کر آپ برصغیر پاک و ہند میں آئے۔ حیدر آباد دکن میں مختصر قیام کیا۔ بعد ازاں ۱۸۸۲ء میں آپ لندن تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ وہاں قیام کیا۔ پھر وہاں سے پیرس پہنچے۔ پیرس میں رہ کر آپ نے مشرقِ وسطیٰ میں جذبہ حریت و اتحادِ اسلامی بیدار کرنے کے لئے ایک ہفت روزہ "عروۃ الوثقیٰ" جاری کیا۔ پیرس میں آپ کا قیام چار سال تک رہا۔

ایران میں | ۱۸۸۹ء میں آپ کو شہنشاہِ ایران نے وزارتِ عظمیٰ کی پیش کش کی۔ جسے آپ نے قبول کر لیا۔ چنانچہ آپ طہران گئے۔ وزیر اعظم بنے۔ لیکن شومیِ قسمت کہ وہاں بھی آپ کی غیر معمولی صلاحیتیں اور عوام میں آپ کی انقلابی شخصیت کی ہر دلعزیزی آڑے آئی۔ آپ کے خلاف محاذ بنا اور وہاں سے دل برداشتہ ہو کر آپ بصرہ (عراق) چلے گئے۔ بصرہ سے دوبارہ ترکی۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ کے اسلامی اور انقلابی نظریات کی وجہ سے ہر ملک آپ کی شخصیت سے خائف اور لرزاں ہو جاتا۔ لہذا آپ جہاں بھی گئے وہاں سے حکمران طبقے نے آپ کو جلا وطن کر کے نکالا۔

وفات | ۹ مارچ ۱۹۰۰ء کو باسٹھ سال کی عمر میں یہ نابغۂ روزگار ہستی اس عالمِ فانی سے رخصت ہو گئی۔ آپ کی میت غریب الوطنی میں استنبول میں ہوئی۔ بعد میں ظاہر شاہ، شاہِ افغانستان نے حکومتِ ترکی سے آپ کا جسدِ خاکی حاصل کر کے اپنے وطن افغانستان میں سپردِ خاک کیا۔

آپ کی عبقریت | سید جمال الدینؒ ایک عبقری زمانہ اور عہد آفرین شخصیت تھے۔ فارسی آپ کی مادری زبان تھی۔ لیکن عربی۔ ترکی۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ روسی اور اردو زبان پر بھی آپ کو کامل عبور حاصل تھا۔ آپ کو اسلامی علوم (فقہ، حدیث اور تفسیر) فلسفہ۔ ریاضیات اور سیاسیات پر ماہرانہ دستگاہ حاصل تھی۔ آپ ایک شعلہ نوا مقرر اور آتش رقم مصنف اور ادیب تھے۔

اگرچہ آپ نے اپنی تعلیم برصغیر پاک و ہند میں غیر معروف علماء سے کی تھی۔ جو عرب نژاد نہ تھے۔ لیکن آپ کو عربی زبان وادب پر اتنا عبور حاصل تھا کہ جب آپ مصر پہنچے تو چالیس دن کے اندر اندر مصر میں آپ کی فصاحت و بلاغت اور طلاقتِ لسانی کی دھاک بیٹھ گئی۔ علماء و فضلا کا آپ کے گرد ہجوم ہونے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۸۷۱ء میں جب آپ دوبارہ مصر پہنچے تو جامعہ ازہر میں آپ کو عربی زبان وادب اور فلسفہ و حکمت کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔

اسی طرح جب آپ نے پیرس میں مشہور فلسفی رینان اور لندن میں لارڈ سالبری سے ملاقات کی تو آپ

سے فرانسیسی زبان میں نہایت فاضلانہ گفت گو کی۔ حالانکہ آپ نے فرانسیسی زبان اسی طرح سیکھی کہ مصر میں ایک شخص سے فرانسیسی الف با لکھوائی۔ اور بازار سے عربی میں لکھی ہوئی فرانسیسی زبان کی ابتدائی ریڈر خریدلی۔ اور اسی کی مشق سے چند روز میں عالمانہ صلاحیت پیدا کرلی۔

مشہور ہے کہ جب پیرس میں آپ سے روسی سفیر نے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے دو ہفتہ کے بعد کی تاریخ دے دی۔ اور خود بازار سے فرانسیسی زبان میں روسی زبان کا ابتدائی قاعدہ خرید لائے۔ اور کتب فروش سے وعدہ لے لیا کہ وہ ایک ہفتہ بعد کسی روسی سے ان کا تعارف کرائے گا۔ ایک ہفتہ تک آپ اسی قاعدہ سے روسی زبان کی مشق کرتے رہے۔ بعدازاں کتب فروش کے ذریعے ایک روسی سے تعارف ہوگیا۔ اور ہفتہ بھر اس سے روسی میں تبادلہ خیال کی مشق کی۔ جب پورے دو ہفتے بعد آپ روسی سفیر سے ملے تو فصیح روسی زبان میں گفت گو کررہے تھے۔

آپ کے علم وفضل کا اعتراف | مشہور فرانسیسی فلاسفر رینان کو آپ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اس ملاقات کے بعد اس نے آپ کی علمی فضیلت اور عبقریت کی شہادت ان الفاظ میں دی ہے :۔

"میں جب اس شخص (جمال الدین افغانی) سے باتیں کررہا تھا تو اس کے افکار کی فضیلت اور اظہار حقیقت کی جرأت دیکھ کر مجھے خیال ہوا میں اس وقت ان مشاہیر عالم میں سے کسی ایک کو مخاطب کررہا ہوں جو دنیا کے گذشتہ علمی زمانوں میں گذر چکے ہیں۔ اور جن سے محض تاریخ کے ذریعہ ہم نے واقفیت حاصل کی ہے۔

میں گویا ابن سینا، ابن رشد یا ان حکماء عظام میں سے کسی حکیم کو اپنے سامنے دیکھ رہا تھا جنہوں نے فکر انسانی کو جہل واوہام کے قیود سے نجات دلانے کے لیئے تاریخ عالم کی پانچ صدیوں تک اپنی جرأت مندانہ جدوجہد جاری رکھی تھی ....."

آپ کی جدوجہد کے اثرات | آپ کی جاری کردہ تحریک آزادی اور تحریک اتحاد عالم اسلامی سارے عالم اسلام میں گہرے اثرات چھوڑ گئی۔ آپ کے بعد مختلف اسلامی ممالک میں مختلف عظیم شخصیتوں نے اس انقلاب انگیز تحریک کو آگے بڑھایا۔ مثلاً

مصر میں | سعد زغلول پاشا اور ان کی پارٹی حزب الوفد نے آزادی کی تحریک چلائی۔ مفتی محمد عبدہ اور اعرابی پاشا اتحاد اسلامی کے داعی بنے۔ بعدازاں شیخ حسن البنا شہید اور ان کی جماعت اخوان المسلمون اس محاذ پر سینہ سپر ہوئے۔

فلسطین میں | حضرت مفتی امین الحسینیؒ اس دعوت کو لے کر اٹھے۔ اور ۱۹۳۱ء میں مؤتمر عالم اسلامی کی تشکیل کی۔ خود اس کے صدر بنے اور ڈاکٹر محمد اقبال کو اس کا نائب صدر منتخب کیا گیا۔

ترکی میں | خلافت کے خاتمہ کے بعد کمال اتاترک نے ایک آزاد اور لادین حکومت قائم کی۔ لیکن بعدازاں علامہ بدیع الزمان سعید نورسیؒ اسلامی نظام اور اتحاد عالم اسلامی کے داعی بن کر ابھرے۔ آج کل یہاں ملی سلامت پارٹی انہی کے نقوش پا پر چل رہی ہے۔

انڈونیشیا میں اس وقت ڈاکٹر محمد ناصر اور ان کی پارٹی مسجدی پارٹی اتحادِ اسلامی کی دعوت دے رہی ہے۔

برصغیر پاک و ہند سر سید احمد خان، مولانا محمد علی جوہر، علامہ عنایت اللہ مشرقی اور ان کی خاکسار تحریک، علامہ اقبال، قائداعظم محمد علی جناح اور ان کی جماعت مسلم لیگ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اپنے اپنے انداز اور اپنے اپنے وسائل کے ساتھ اس جدوجہد میں شریک ہوئے۔

پاکستان میں اتحادِ عالمِ اسلامی کا علم سید مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے بلند کیا۔ مکہ میں رابطہ عالم اسلامی کی تشکیل میں بھرپور حصہ لیا۔ اس کے بانی ممبر بنے اور زندگی کے آخری سانس تک اس کے ممبر رہے۔ اسی طرح مولانا محمد یوسف بنوریؒ اس کے ممبر بنے اور آخری دم تک ممبر رہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اتحادِ عالمِ اسلامی کی یہ تحریک مسلسل اپنے منطقی ہدف کی طرف گامزن ہے۔ فلسطین میں مؤتمر عالم اسلامی اور مکہ میں رابطہ ... اسلامی اسی مقصد کے لئے کام کر رہی ہیں۔

سرکاری سطح پر بھی اتحادِ عالمِ اسلامی کی جدوجہد کا آغاز ہو چکا ہے۔ اسلامی سیکرٹریٹ عالم وجود میں آچکا ہے۔ اور اس کی نگرانی اور رہنمائی میں اب ۴۰۔ اسلامی ممالک کا اتحاد زندہ و جاوید حقیقت بنتا جا رہا ہے۔ اب تک رباط، جدہ اور لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنسیں اور جدہ، کراچی، ڈاکار، جکارتہ اور اسلام آباد میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔

ان کانفرنسوں کے فیصلوں کے مطابق مسلم عالمی بنک، بین الملّی اسلامی ترقیاتی ادارہ، اسلامی نیوز ایجنسی اور بین الاسلامی ایوانِ صنعت و تجارت قائم ہو چکے ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔

مستقبل قریب میں انشاء اللہ توقع ہے کہ مشترکہ دفاعی صنعت کا منصوبہ اور مشترکہ اسلامی فوج کا وجود بھی عمل میں آجائے گا۔

یہ ہیں نتائج اس عبقری زمانہ کی مشتبہ جدوجہد کے جو ۸۰ سال قبل از یں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
کی چند اہم تاریخ ساز تصنیفات
نبی رحمت
نقوش اقبال
ارکان اربعہ
کاروان مدینہ
قادیانیت
تزکیہ و احسان یا تصوف و سلوک
اصلاحیات
مجلس نشریات اسلام ۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد کراچی